* نعیم الغفور

قربانی کے متعلق شبہات و اعتراضات اور ان کے جوابات

پہلا اعتراض:

قربانی پر پیسے ضائع کرنے کے بجائے یہی اگر کسی غریب کو دے دیے جائیں تو کئی لوگوں کا بھلا ہو جائے۔

جواب:

اگر قربانی کی رسم کو خالصتاً معاشی نقطہ نظر سے بھی دیکھا جائے تو اس پر اعتراض صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس نے علم معاشیات کبھی نہ پڑھی ہو۔ مثلا

(1)اس کے نتیجے میں آپ کے ملک میں فارمنگ (Farming) اور کیٹل انڈسٹری (Cattle Industry) نمو حاصل کرتی ہے جس سے بالعموم چھوٹا کسان یا غریب طبقہ ہی منسلک ہوتا ہے اور عید قربان پر اسے اپنی محنت کا اچھا مول مل جاتا ہے جو عام مارکیٹ میں نہیں مل پاتا یوں یہ رسم تقسیم دولت پر مثبت اثرات ڈالتی ہے

(2)جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام رقم ویسے ہی غریبوں کو دے دی جائے وہ یہ جانتے ہی نہیں کہ غربت کا علاج پیسے بانٹنا نہیں بلکہ غریب طبقے کیلئے معاشی ایکٹیویٹی (Activity) کا پہیہ چلانا ہوتا ہے اور قربانی کا عمل اس کا بہترین ذریعہ ہے

(3) پھر ان جانوروں کا گوشت دنیا بھر کے غریبوں میں بانٹا جاتا ہے اور معاشرے کا وہ طبقہ بھی گوشت کھاتا ہے جو پورا سال صرف اس کا خواب ہی دیکھتا ہے

(4) پھر ان جانوروں سے جو کھال حاصل ہوتی ہے اس سے لیدر پراڈکٹس (Leather Products) بنتی ہیں جس سے لاکھوں لوگوں کا روزگار وابستہ ہوتا ہے

،(5) پھر ذرائع نقل و حمل کے ذرائع سے منسلک لوگ بھی ان دنوں کے دوران جانوروں کی ترسیل کے کاروبار کے ذریعے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ الغرض عید قربان چند دنوں کے دوران اربوں روپے کی خطیر مگر بے کار سیونگ (Saving) کو سیال مادے (Liquid) میں تبدیل کر کے معاشی پہیہ تیز کرنے کا باعث بنتی ہے۔

جو لوگ علم معاشیات میں کینز (Keynes) کے ملٹی پلائیر (Multiplier) کے تصور سے واقف ہیں کم از کم وہ تو عید قربان پر معاشی نقطہ نگاہ سے لب کشائی کی جرات نہیں کر سکتے۔

اس جدید ذہن کی حالت یہ ہے کہ اسے غریبوں کا خیال صرف عید قربان پر خرچ ہونے والی رقم کے وقت ہی آتا ہے جو کہ ہر لحاظ سے غریب دوست رسم ہے۔ البتہ اسے ان کھربوں روپے کا ضیاع دکھائی نہیں دیتا جو ہر روز امیر لوگ پیزوں اور برگروں پر اڑا دیتے ہیں۔

جانورں کی چربی سے چراغ جلانے پر بھی ان کے سینے میں درد نہیں اٹھتا!! جانوروں کے بال اور جسمانی اعضاء اور ہڈی وغیرہ سے بنائے جانے والے مختلف پراڈکٹس کے استعمال کا بھی شوق رکھتے ہیں ۔۔۔ جانوروں کے بھوکے پیاسے مر جانے تک ان کی جیبوں سے ایک پھوٹی کوڑی باہر نہیں نکلتی۔!! اعتراض ہے تو قربانی عید پر جانوروں کے ذبح ہونے پر۔۔۔!

سارا سال گائے / مرغی کے گوشت کے برگر، چکن مٹن کڑائیاں، روسٹ مرغے، سالم بکروں کی سجیاں، بروسٹ، چرغے ڈکار جانے والوں کو قربانی عید پر جانوروں پر رحم آنا شروع ہو جاتا ہے اور غریبوں کے لیے مرے جاتے ہیں۔۔۔ حالانکہ قربانی عید ایک غریب پرور تہوار ہی ہے۔۔ قربانی کے گوشت کا اک بڑا حصہ انہی غریبوں کو ملتا ہے جنہیں سال بھر گوشت نصیب نہیں ہوتا. وہ بھی ایک غریب ہی ہے جو سارا سال بکریاں اس امید پر چراتا ہے کہ عید پر بیچ کر اپنے سال کے خرچے نکالے گا، بچیوں کی شادی کرے گا.۔۔ اسی طرح قصائی بھی کسی وزیر مشیر کے خاندان سے تعلق نہیں رکھتے جو اپنے سال بھر کے قرضے اسی قربانی پر رکھے بیٹھے ہوتے ہیں۔۔

ان کھربوں ڈالرز کے ضیاع پر یہ کبھی انگلی نہیں اٹھاتے جو یورپ اور امریکہ میں پیٹس (Pets) کے کھلونے بنانے میں خرچ ہوتے ہیں۔ ان کھربوں ڈالر کے ضیاع پر کسی کو تکلیف نہیں ہوتی جو ہر سال کاسمیٹکس انڈسٹری (Cosmetics Industry) میں جھونک دیئے جاتے ہیں اور جن کا مقصد اس کے سواء اور کچھ نہیں کہ میں زیادہ طویل دنوں تک جوان نظر آؤں۔

الغرض آپ اپنے اردگرد غور کیجیے کہ ٹریلین ڈالرز کے ان بیش قیمت ذرائع کے بے دریغ ضیاع پر تو یہ ملحد کبھی اعتراض نہیں کریں گے جو اپنی نوعیت میں غریب کے جذبات کچل دینے والے اخراجات ہیں مگر عید قربان کے موقع پر یہ غریب کے کچھ ایسے حمایتی بن جاتے ہیں گویا ان سے بڑا غریب پرور آج تک پیدا ہی نہیں ہوا۔ ان لوگوں کا اصل مسئلہ غریب پروری نہیں بلکہ مذہب دشمنی ہے جس کیلیے یہ ہر موقع کے بے موقع استعمال کرنے سے بھی نہیں چوکتے—

دوسرا اعتراض:

قربانی صرف حجاج بیت اللہ پر ضروری ہے گھر گھر قربانی کا کوئی جواز نہیں۔

جواب:

حج کے موقع پر قربانی کا ذکر قرآن کی مجید کی سورۃ البقرہ میں ہے لیکن جو لوگ حج پر نہیں گئے ان کی گھر پر قربانی کے متعلق قرآن مجید کی سورۃ الصفات کی آیات نمبر ان 102 سے 108 تک کا ترجمہ و تفسیر پڑھی جایے. تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آیات 102 سے 107 تک ابراہیم علیہ السلام کے خواب اور اسماعیل علیہ السلام کی قربانی اور پھر صدقہ کے طور پہ مینڈھا کے ذبیحہ کا ذکر ہے. اور آیت نمبر 108 میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ۔

اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات ان کے لیے رہنے دی۔

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی یہ قربانی ان کے بعد آنے والوں کے لیے سنت ابراہیمی کے طور پہ جاری کر دی ہے. اس آیت اور سنت ابراہیمی کے حوالے سے اب بحیثیت مسلمان ہم نے رسول اللہ صل اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی کرنی ہے. کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صل اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی ہم پہ فرض کر دی ہے. اور اب ہمارا یہ ایمان ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع اور پیروی ہی اسلام ہے. رسول اللہ صل اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت و طریقہ مندرجہ ذیل احادیث سے ثابت ہے۔

عَنْ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: " إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا". [1]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلا کام جو ہم آج کے دن (عید الاضحیٰ) میں کرتے ہیں، یہ ہے کہ پہلے ہم نماز پڑھیں پھر واپس آ کر قربانی کریں۔ جس نے اس طرح کیا وہ ہمارے طریق پر چلا۔

اسی طرح صحیح البخاری میں ایک اور روایت ہے

عَنْ جُنْدَبٍ، قَالَ: " صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ ذَبَحَ، فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ". [2]

حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے دن نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا پھر قربانی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو تو اسے دوسرا جانور بدلہ میں

---

(1) صحیح بخاری، کتاب العیدین، حدیث: 951

(2) صحیح بخاری، کتاب العیدین، حدیث: 985

قربانی کرنا چاہیے اور جس نے نماز سے پہلے ذبح نہ کیا ہو وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا، وَضَحَّى بالمدينة كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا ".[3]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹ کھڑے کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کئے اور مدینہ میں دو چتکبرے سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کی۔

احادیث اس سنت رسول کے حوالے سے بھری پڑی ہیں. میں نے ادھر چند احادیث کا حوالہ دیا ہے. ایک بات ہمیں یاد رکھنی چاہیے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ و آلہ وسلم صاحب قرآن تھے. اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ساری زندگی اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکامات اور قرآن مجید کے خلاف ایک بھی کام نہیں کیا. اس لیے قرآن کی وہ تفسیر جو سنت اور حدیث سے بالکل واضح ہو اس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے. اس لیے میری رائے کے مطابق عید الاضحیٰ کے موقع پہ قربانی اس وجہ سے نہ کرنا کہ قرآن مجید میں حج سے ہٹ کے قربانی کا واضح حکم نہ ہے. سنت رسول کی صریح خلاف ورزی ہے۔

---

(3) صحیح بخاری، کتاب الحج، حدیث:1712

تیسرا اعتراض:

قربانی کرنے سے جانوروں کی قلت کا خدشہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے جانوروں سے پیار کرتے ہوئے ان کی قربانی نہیں کرنی چاہیے۔

جواب:

معترضین اگر اعتراض کرنے سے پہلے صرف ملک پاکستان میں ہی جانوروں کی شرح کا مطالعہ کر لیتے تو کبھی اعتراض کرنے کی جسارت نہ کرتے۔ صرف پاکستان کی اگر بات کی جائے اور زیادہ نہیں صرف پچھلے تین سالوں میں جانوروں کی شرح افزائش اور تعداد کا مشاہدہ کیا جائے تو ذیل حقائق عیاں ہوتے ہیں۔

پاکستان اقتصادی اعداد و شمار (Pakistan Economic Survey)سال 2018-2019ء کی رپورٹ کے مطابق شعبہ لائیو سٹاک میں جانوروں کی تعداد میں ہر سال اضافہ دیکھنے کو ملا ،**سال 17-2016**ء میں گائیوں کی تعداد **44.4 ملین** ، بھیڑوں کی تعداد **30.1 ملین** اور بکریوں کی تعداد **72.2 ملین** تھی ،**سال 18-2017**ء میں گائیوں کی تعداد **46.1 ملین**، بھیڑوں کی تعداد **30.5 ملین** اور بکریوں کی تعداد **74.1 ملین** تک پہنچ گئی اور **سال 19-2018**ء میں گائیوں کی تعداد **47.8 ملین** ، بھیڑوں کی تعداد **30.9 ملین** اور بکریوں کی تعداد **76.1 ملین** تک جا پہنچی، جبکہ اونٹوں کی تعداد میں فرق نہیں پڑا، اونٹوں کی تعداد **1.1 ملین** رہی[4]۔ اس طرح اگر پچھلے پچاس سالوں کا بھی ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیا جائے تو اسی طرح بڑھتی ہوئی شرح افزائش دیکھنے کو ملے گی۔

---

[4] پاکستان اکنامک سروے رپورٹ برائے سال 18-2019ء (وزارت خزانہ)، صفحہ:59

جدول کی صورت میں

نسل	2016-17ء میں تعداد	2017-18ء میں تعداد	2018-19ء میں تعداد
گائے / بیل	44.4 ملین	46.1 ملین	47.8 ملین
بھیڑ / مینڈھا	30.1 ملین	30.5 ملین	30.9 ملین
بکرا / بکری	72.2 ملین	74.1 ملین	76.1 ملین
اونٹ / اونٹنی	1.1 ملین	1.1 ملین	1.1 ملین

مذکورہ بالا اعداد و شمار سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے ہر سال جانوروں کی تعداد میں اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے، حالانکہ ہر سال لاکھوں جانور اللہ کی راہ میں قربان کر دیئے جاتے ہیں، اس کے علاوہ روزانہ کی بنیاد پر ہزاروں قصاب گوشت بیچنے کی غرض سے جانور ذبح کر دیتے ہیں۔ خالق کائنات کی قدرت دیکھئے ہر سال پہلے سے بھی زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے اور ان شاء اللہ جب تک اللہ کے نام پہ اس کی خوشنودی کے لیے اس کے خلیل علیہ السلام اور حبیب صل اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کو جاری رکھنے والا ایک بھی ایمان والا زندہ ہے. یہ جانور زمین سے نہ ختم ہونگے اور نہ کم ہوں گے۔

معترضین کی تسکین کے لئے مزید یہ کہ اقوام متحدہ (United Nations) کی ذیلی تنظیم برائے خوراک اور زراعت (Food and Agriculture Organization of The United Nations) کی ویب سائٹ اس بات کی دلیل پیش کرتی ہے کہ دنیا میں جانوروں کی تعدا میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جس طرح دنیا کی آبادی میں اضافہ ہو تا جارہا ہے بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت انسان

کی ضرورت کے پیش نظر جانوروں کی تعداد میں بھی اضافہ کرتا آرہا ہے۔ اور اگر پاکستان میں جانوروں کی تعداد کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنی ہوں تو پاکستان کی وزارت نیشنل فوڈ سیکورٹی اینڈ ریسرچ (Ministry of National Food Security and Research)کی ویب سائٹ وزٹ کی جاسکتی ہے۔

چوتھا اعتراض:

ملحدین اور منکرین ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ مسلمان محض اپنی زباں کی لذت کی خاطر معصوم جانوروں کو قتل کر کے انکا گوشت کھاتے ہیں! یہ بہت بڑی بے رحمی ہے۔

جواب:

یہ تصور کہ مسلمان محض اپنی زبان کی لذت کی خاطر گوشت کھاتے ہیں یہ بات سراسر خلاف حقیقت ہے مسلمان صرف زبان کی لذت کی خاطر ہی گوشت نہیں کھاتے بلکہ اس کے کھانے کی کئی وجوہات ہیں جس کی بناء پر مسلمان گوشت کھاتے ہیں۔

پہلی وجہ:

جس بناء پر مسلمان گوشت کھاتے ہیں وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے لئے مخصوص جانوروں کا حلال کرنا اور ان کا گوشت کھانے کا حکم دینا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ ۔[5]

اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو، تمہارے لیے چوپائے مویشی حلال ہیں سوائے ان کے جو تمہیں آگے سنائے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے آگے سورۃ النحل میں فرمایا:

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۔[6]

اور تمہارے واسطے چارپایوں کو بھی اسی نے بنایا، ان میں تمہارے لیے جاڑے کا بھی سامان ہے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے کھاتے بھی ہو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ ہمارے لئے چار پائے بنائے گئے ہیں ، اس میں ہمارے فائدے کا سامان بھی ہیں یعنی کہ ہم ان سے نفع بھی حاصل کر سکتے ہیں اور آیت کے آخری حصہ میں ان کو کھانے کی بھی اجازت دی، ان کے کھانے سے بھی ہمارا فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مزید تخصیص کرتے ہوئے یہ بھی واضح کر دیا کہ کون کون سے چار پائے والے ہمارے لئے حلال ہیں اور ہم ان کو کھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد مبارک ہے

[5] سورۃ المائدہ۔ آیت:1

[6] سورۃ النحل، آیت:16

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِّنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ۔[7] وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ۔[8]

(اللہ نے پیدا کیے ہیں) آٹھ جوڑے، بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو، اور (پیدا کیں) اونٹ اور گائے سے دو دو قسمیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جانوروں کی تخصیص کر دی کہ یہ جانور ہمارے لئے حلال ہیں ان کی ہم قربانی کر سکتے ہیں اور گوشت کھا سکتے ہیں۔ ان جانوروں کے علاوہ اور جانور بھی ہیں وہ مسلمانوں کے حلال ہیں ان کا تذکرہ احادیث مبارکہ میں ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سمندری جانوروں کو حلال کر دیا۔

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ[9]

"تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے تمہارے اور مسافروں کے فائدے کے لیے"

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ساتھ یہ تنبیہ بھی کر دی کہ اگر حرام کی طرف جاؤ گے تو اللہ کا قہر اور ناراضگی بھی ہو گی۔ سورۃ طٰہٰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

(7) سورۃ الانعام، آیت:143

(8) سورۃ الانعام، آیت:144

(9) سورۃ المائدہ، آیت:96

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى۔[10]

کھاؤ جو ستھری چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں اور اس میں حد سے نہ گزرو کہ پھر تم پر میرا غضب نازل ہو گا، اور جس پر میرا غضب نازل ہوا سو وہ ہلاک ہوا۔

دوسری وجہ:

انسان جب اس دنیا میں آیا تھا تو وہ گوشت خور تھا، کیوں کہ اس دور میں زراعت کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ اگر ہم موجودہ سائنسی معلومات کی روشنی میں ارتقائے انسانی کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ تہذیبی ترقی کے نتیجے میں انسان نے زراعت کا آغاز کیا اور فصلیں کاشت کرنا شروع کیں۔ اس کے بعد کچھ انسان سبزی خور بن گئے اور کچھ گوشت خور ہی رہے اور کچھ دونوں طرح کی غذائیں استعمال کرنے لگے۔ قدرت نے انسان کے دو طرح کے دانت بنائے ہیں، کچھ چپٹے ہیں اور کچھ نوکیلے دانت ہیں۔ اگر قدرت چاہتی کہ انسان گوشت خور نہ بنے، معصوم جانوروں کو ذبح کر کے نہ کھائے تو قدرت انسان کے صرف چپٹے دانت بناتی تاکہ انسان گوشت نہ کھا سکے۔ جیسا کہ اونٹ اونٹنی، گائے بیل، بھیڑ بکری اور اس طرح جانوروں کے دانت ہیں یہ جانور صرف سبز خور ہیں، یہ گوشت نہیں کھا سکتے جبکہ قدرت نے شیر، چیتا، کتا، بلی وغیرہ کے دانت نوکیلے بنائے ہیں یہ صرف گوشت ہی کھا سکتے ہیں۔

انسان دونوں طرح کے دانت رکھتا ہے، اور اس طرح انسان کے نظام انہضام میں گوشت اور سبزی دونوں کو ہضم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جبکہ دیگر جانور جو نباتات خور ہیں اگر وہ گوشت کھالیں

---

(10) سورۃ طٰہٰ، آیت:81

تو وہ اس کو ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے کیونکہ قدرت نے ان کے نظام انہضام میں گوشت ہضم کرنے کا نظام ہی نہیں بنایا، اور اس طرح اگر گوشت خور جانور نباتات کھالیں وہ بھی اس کو ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، انسان میں خدا تعالیٰ ' نے دونوں (نباتات اور گوشت) کو ہضم کرنے کی صلاحیت پیدا کی ہے۔

تیسری وجہ:

یہ کہ گوشت کھانا انسانی جسم کے لئے بھی ضروری ہے۔ اس میں ضروری امائنو ایسڈز اور انرجی حاصل ہوتی ہے، گوشت ایک مکمل غذا ہے، انسانی جسم کے لئے یہ بہت اہمیت کا حامل ہے اب دیکھتے ہیں کہ

گوشت ہمارے جسم کے لئے کیوں ضروری؟

ہمارے جسم کی نشو ونما اور بہترین طریقے سے کام کرنے کے لئے 20 قسم کے امائنو ایسڈز کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان 20 میں سے 9 ضروری امائنو ایسڈز ہیں جو کہ ہمارا جسم کی نشو ونما اور کام کرنے کی صلاحیت کے لئے ضروری ہے، یہ امائنو ایسڈز جسم خود پیدا نہیں کرتا بلکہ خوراک کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔

5 امائنو ایسڈ غیر ضروری ہیں، غیر ضروری کا مطلب کہ یہ ہمارے جسم میں ہی تیار ہو جاتے ہیں اگر ہم خوراک کے ذریعے یہ حاصل نہ بھی کریں تو یہ امائنو ایسڈز ہمارا جسم خود تیار کرلیتا ہے۔ غیر ضروری امائنو ایسڈز یہ ہیں۔ الانائن (Alanine)، اسپرجین (Asparagine)، ایسپارٹک ایسڈ (Aspartic acid)، گلوٹیمک ایسڈ (Glutamic acid)، اور سیرین (Serine) ہیں۔

بقیہ 6 مشروط امائنو ایسڈز یا کنڈیشنل امائنو ایسڈز کہلاتے ہیں۔ یہ عمومی طور پر ضروری نہیں ہوتے ان کی ضرورت صرف اس وقت ہوتی ہے جب انسان بیمار ہو جاتا ہے یا زندگی کے بعض مراحل میں ان کی ضرورت پڑتی ہے ۔ مشروط امائنو ایسڈز میں ارجینائن (Arginine)، سیسٹین (Cysteine)، گلوٹامائن(Glutamine) ، گلائسینگ(Glycine)، پرولین (Proline)، اور ٹائروسین(Tyrosine)شامل ہیں۔

ضروری امائنو ایسڈز(Essential Amino Acids)

9 قسم کے امائنو ایسڈز کو ہمارے جسم کے لئے انتہائی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یہ امائنو ایسڈز ہمارا جسم پیدا نہیں کرتا بلکہ ہمیں خوراک کے ذریعے یہ امائنو ایسڈز اپنے جسم کو مہیا کرنے پڑتے ہیں تاکہ ہمارے جسم کی صحیح طریقے سے نشوونما ہو سکے اور جسم کے تمام اعضاء بہترین انداز میں کام کر سکیں۔ وہ 9 امائنو ایسڈز یہ ہیں۔

ہسٹی ڈائن(Histidine) ، آئیسولیوسین (Isoleucine)، لیوسین(Leucine) ، لائسن (Lysine) ، میتھیو نائن(Methionine) ، فینی ایلانین(Phenylalanine) ، تھریونائن(Threonine)،ٹریپٹوفن (Tryptophan)،اور ویلائن(Valine) ہیں۔

ضروری امائنو ایسڈز کا انسانی جسم میں کردار:

ہسٹی ڈائن(Histidine):

ہسٹی ڈائن ،ہسٹامائن تیار کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جو کہ قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے ، دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کے لئے نیوروٹرانسمیٹر کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ ہسٹی ڈائن ہمارے جسم میں

نظام انہضام، جنسی فعل اور نیند کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہ مائیلین شیتھ (Myelin Sheath) کو برقرار رکھنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ اعصابی خلیوں (Nerve Cells) کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

آئیسولیوسین (Isoleucine)

یہ مسلز میٹابولزم (Muscle Metabolism) میں شامل ہوتا ہے اور مسلز ٹشوز میں مرتکز ہوتا ہے۔ یہ مدافعتی عمل، ہیموگلوبن کی تیاری میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

لیوسین (Leucine)

یہ پروٹین کی تیاری اور پٹھوں کو تقویت بخشتا ہے۔ یہ بلڈ شوگر لیول کو کنٹرول کرنے میں بھی مدد دیتا ہے ۔یہ جسمانی افزائش کے ہارمون بھی پیدا کرتا ہے۔

لائسن (Lysine)

لائسن پروٹین، ہارمون اور انزائم کی تیاری اور کیلشیم کے جذب میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ انرجی کی پیداوار، قوت مدافعت اور کولیجن (Collagen) اور ایلسٹن (Elastin) کی پیداوار کے لئے بھی اہم ہے۔

میتھیونائن (Methionine)

میتھیونائن ٹشوز کی نشوونما اور زنک (Zinc) اور سلینیم (Selenium) کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو کہ ہماری صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔

فینی ایلانین(Phenylalanine)

یہ پروٹین اور انزائمز (Enzymes) کی تشکیل اور اس کے فنگشن اور دیگر امائنو ایسڈ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تھریونائن(Threonine)

تھریونائن ساختی پروٹینوں (Structural Proteins) کا ایک اہم حصہ ہے جیسے کہ کولیجن اور ایلسٹن ،جو جلد اور مربوط ٹشوؤں کے اہم حصے ہیں۔ یہ قوت مدافعت میں بھی کردار ادا کرتا ہے۔

ٹرپٹوفن(Tryptophan)

ٹرپٹوفن: اگرچہ اکثر غنودگی اور نیند پیدا کرنے کے ساتھ منسلک ہوتا ہے، لیکن ٹرپٹوفن میں بہت سے دوسرے کام بھی ہوتے ہیں۔ یہ ہماری نیند، بھوک اور مزاج کو منظم کرتا ہے۔

ویلائن(Valine)

ویلائن پٹھوں کی نشوونما کو تیز کرتا ہے اور شدید جسمانی سرگرمی کے دوران گلوکوز کی شکل میں اضافی توانائی فراہم کرکے پٹھوں کے ٹشوؤں کی خرابی کو روکتا ہے۔ یہ جگر سے اضافی نائٹروجن کو ختم کرنے میں بھی مدد کرتا ہے، جو ممکنہ طور پر زہریلا ہوتا ہے۔ یہ خلیوں کو توانائی مہیا کرتی ہے اور بلڈ شوگر کی سطح کو منظم کرتی ہے۔ ویلین مرکزی اعصابی نظام کو بھی متحرک کرتی ہے اور اس طرح ذہنی کام میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ویلائن میں کمی عصبی بیماریوں کا سبب بن سکتی ہے۔[11]

[11] امائنو ایسڈز کے متعلق تمام معلومات اس ویب سائٹ سے حاصل کی گئی ہیں۔
https://www.healthline.com/nutrition/essential-amino-acids

مذکورہ بالا امائنو ایسڈز کے افعال سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے جسم میں ان کا پایا جانا کتنا ضروری ہے۔ اگر یہ امائنو ایسڈز ہم خوراک کے ذریعے اپنے جسم کو مہیانہ کریں تو ہمارا جسم بہت سے کام کرنا چھوڑ دے اور ہمارے جسم کی نشوو نما اور کام کرنے کی صلاحیت باقی نہ رہے۔

گوشت میں امائنوایسڈز

اگر ہم صرف گوشت میں امائنو ایسڈز دیکھیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ہمارے جسم کو جو زیادہ ضروری امائنو ایسڈز چاہیں جن کی تعداد 9 ہے وہ سب کے سب گوشت میں پائے جاتے ہیں اس سے گوشت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے جسم کی نشوو نما اور اعضاء کی مضبوطی کے گوشت کتنی اہمیت کا حامل ہے۔ سبزیوں میں یہ تمام امائنو ایسڈز نہیں ہوتے اور نہ ہی کوئی ایسی سبزی ہے جس میں اتنی تعداد میں ضروری امائنو ایسڈز موجود ہوں ۔ گوشت وہ واحد غذا ہے جس میں مکمل پروٹین موجود ہوتی ہے اس بناء پر ہم گوشت کو ایک مکمل غذا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ ہر چیز اعتدال اور میزان میں اچھی لگتی ہے۔ ہمیں گوشت اتنا ہی استعمال کرنا چاہیے جتنا کہ ہمارے جسم کو ضرورت ہو، ہر چیز کی زیادتی نقصان دہ ہوتی ہے اس لئے اپنی صحت اور جسم کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے گوشت کا استعمال کرنا چاہیے۔

چوتھی وجہ:

اگر ہم جانوروں کو ذبح کر کے ان کا گوشت نہ کھائیں، ان کو زندہ چھوڑ دیں تو اِن جانوروں کی تعداد اتنی بڑھ جائے گی کہ اِن کو سمبھالنا ناممکن ہو جائے گا، ملک پاکستان میں صرف ایک حرام جانور کتے کی مثال لیجئے

اس کی کثیر تعداد شوقین لوگوں نے گھروں میں پال رکھی ہے، کچھ لوگوں نے گھروں کی حفاظت کے لئے پال رکھے ہیں، جبکہ کچھ کسانوں نے اپنی فصلوں کی حفاظت کی ذمہ داری کتوں کے سپرد کر رکھی ہے لیکن اتنی کھپت کے باوجود کثیر تعداد میں کتے آوارہ، سڑکوں، گلیوں، چوکوں اور چوراہوں پر ڈیرے جمائے ہوئے ہیں۔ جن کی وجہ سے آئے روز حادثات، کاٹنے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں قیمتی انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔

حکومت اتنے وسائل اور اختیارات رکھنے کے باوجود ان کو ٹھکانے نہیں لگا سکی تاکہ نقصان سے بچا جا سکے۔ اس طرح اگر ہم حلال جانوروں کو ذبح کر کے ان کا گوشت کھانا چھوڑ دیں تو یہ بھی ہمارے لئے وبال جان بن جائیں گے۔ فائدے کی بجائے نقصان دہ ثابت ہوں گے۔ اس لئے ان کا ذبح کرنا، اور ان کا گوشت کھانا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ روزانہ قصاب ان جانوروں کو ذبح کرتے ہیں اور ان کا گوشت فروخت کرتے ہیں، ہر سال مسلمان کروڑوں جانوروں کی قربانی کرتے ہیں اس کے باوجود ان کی تعداد میں کمی نہیں ہوئی بلکہ ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور حضرت انسان نے بہت ہی خوبصورت انداز میں ان کو منظم کر رکھا ہے اور ان سے خود بھی فائدہ اٹھا رہا ہے اور دوسروں لوگوں کو بھی پہنچا رہا ہے۔

بے رحمی کا الزام:

جہاں تک جانوروں کو ذبح کر کے اسکے گوشت کھانے پر بے رحم سمجھے جانے کا تعلق ہے تو اس جہاں میں بہت سارے گوشت خور پودے بھی پائے جاتے ہیں کیا وہ خدا نے نہیں بنائے؟ کیا خدا کی دنیا میں جانور ایک دوسرے کا شکار نہیں کرتے؟ دنیا کی ساری چیزیں. خدا نے انسان کے فائدے کے لیے

بنائیں ہیں کیا جانوروں پہ ہل جوتنا بوجھ ڈالنا بے رحمی نہیں ہے؟ اس طرح تو نباتات کا استعمال بھی بے رحمی ہے، آج سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ ہر چیز میں احساس ہوتا ہے پھر بھی ہم لکڑی وغیرہ کاٹتے ہیں استعمال کرتے ہیں اگر کسی جان کو مارنا بے رحمی ہے تو ہم مکھی اور مچھر بھی نہیں مار سکتے، جراثیم بھی نہیں مار سکتے، ایلوپیتھک علاج بھی نہیں کرسکتے۔

جس دلیل سے ہم گوشت نہیں کھا سکتے اس دلیل سے ہم سبزی بھی نہیں کھا سکتے، کیونکہ زندگی ہر چیز میں ہوتی ہے، لیکن اگر ہم گوشت اور سبزی کی حقیقت الگ الگ بھی مان لیں تو وہ ملک جہاں کھیتی نہیں ہوسکتی صرف گھاس ہوتی وہاں لوگ کیا کھائیں؟ جو ملک سمندر کے کنارے ہیں جہاں کھانے کو صرف مچھلی ملتی ہے جیسے جاپان وہاں لوگ کیا کھائیں؟ شمالی امریکہ میں بسنے والی قوم اسکیمو کے لوگ کیا کھائیں؟

جہاں. باغات نہ کھیت صرف سیل اور وہیل کھاتے ہیں، یا بارہ سنگھے کا شکار کرتے ہیں، دنیا بھر میں. جس قدر گوشت کھایا جاتا ہے اگر وہ نہ کھایا جائے اور جانوروں کو ہم بطور خوراک استعمال نہ کریں ہلاک نہ کریں تو دوسری غذائی اشیا کی کمی پڑ جائے گی، قیمتیں بڑھ جائیں گی بے کار مویشی ملکوں کے لیے مصیبت بن جائیں گے، کارڈلیور آئل اور ریشم جیسی چیزیں ناپید ہو جائیں گی۔ جانور کا گوشت استعمال کرنا روحانیت کے خلاف ہرگز نہیں، صرف اسلام نے نہیں دنیا کے ہر مذہب نے گوشت خوری کی اجازت دی ہے۔